فقہی مسائل

عید کی قربانی کا تعلق حج سے ہے یا عید الاضحیٰ سے

گزشتہ عید الاضحیٰ کے موقع پر پاکستانی اخبارات نے سعودی عرب کے ایک عالم کا بیان کچھ اس طرح توڑ مروڑ کر شائع کیا کہ مسلمانوں میں شکوک و شبہات اور تشویش پیدا ہو سکے۔ میڈیا پر اسلام دشمن عناصر کے قبضہ کے سبب ہر سال عید الاضحیٰ کے موقع پر ''جانوروں کی زندگیوں کی محافظت کی دعویدار عالمی تنظیمیں اس طرح کے شوشے چھوڑتی رہتی ہیں اور بسا اوقات مختلف سیاسی و سماجی شخصیات سے ایسے دل آزار بیانات بھی دلوایا کرتی ہیں جن سے شعائر اسلام کی تضحیک و توہین ہو۔

ہم نے اس بیان کے بعد سعودی اخبارات و جرائد کا پیچھا کیا تو معلوم ہوا کہ مفتی سعودی عرب نے یہ کہا تھا کہ ''قربانی ہر مسلمان پر واجب نہیں' یہ اسلامی شعائر میں سے ایک ہے۔'' ان کے اس بیان کو یوں شائع کیا گیا کہ ''قربانی مسلمانوں کے لئے ضروری نہیں یہ صرف شعائر اسلام میں سے ہے۔

ان کے بیان کی وضاحت مجلہ الدعوۃ الریاض کے شمارہ ۱۷۸۲ (یکم مارچ ۲۰۰۱ء) میں ایک دو صفحے کے تفصیلی بیان کی صورت میں شائع ہوئی اور دیگر اخبارات و جرائد نے بھی اسے شائع کیا۔ انہوں نے اپنے تفصیلی بیان میں کہا کہ:

> ''قربانی واجب ہے اور بعض اہل علم کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ قربانی صاحب استطاعت شخص پر واجب ہے اور اس کی دلیل یہ حدیث نبوی ہے۔
>
> من وجد سعة فلم يضح فلا يقربن مصلانا . (سنن ابی داؤد)
>
> کہ جو صاحب استطاعت ہو اور قربانی نہ کرے پس وہ ہمارے مصلی (عیدگاہ) کے قریب مت آئے۔

مفتی سعودی عرب کے بیان کے بعد ہمیں اس مسئلہ کی وضاحت کے لئے کئی خطوط

موصول ہوئے، مگر ان کے اصل بیان کی تلاش اور اس کی وضاحت کی جستجو میں خاصا وقت صرف ہو گیا۔ تاہم اس تحقیق و جستجو سے جو بات ثابت ہوئی وہ یہ کہ ''واجب نہیں'' کا ترجمہ انگریزی اخبارات میں Not Necessary کیا گیا جہاں سے اردو اخبارات نے اسے اٹھا کر ''ضروری نہیں'' کر دیا، اس خبر کو اتنی اہمیت دینے کی قطعاً کوئی ضرورت نہ تھی کیونکہ تمام مسلمان یہ جانتے ہیں کہ قربانی ہر مسلمان پر واجب نہیں بلکہ صرف صاحب استطاعت لوگوں پر واجب ہے، اور کسی عالم یا فقیہ نے اسے تمام مسلمانوں کے لئے ضروری یا لازمی قرار نہیں دیا۔ مگر سیکولر عناصر کو تو موقع چاہئے۔ اس موقع پر یہ سوال بھی اٹھایا گیا کہ قربانی کا تعلق حج سے ہے لہٰذا یہ انہی لوگوں پر واجب ہے جو حج کریں۔ چودہ سو سال سے اہل اسلام اپنے اپنے ممالک میں عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی کرتے چلے آ رہے ہیں۔ وہ اس سلسلہ میں اپنے اسلاف اور علماء سے اس عمل خیر کی فضیلت سنتے آ رہے ہیں اور اس کے وجوب سے واقف ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک حج کیا جو حجۃ الوداع کے نام سے مشہور ہے، مگر قربانی آپؐ نے تقریباً ہر سال کی ہے۔ مدنی دور میں آپ نے ہر سال متواتر قربانی کی، حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اقام النبی ﷺ بالمدینۃ سنین یضحی کل عام''

یعنی حضور ﷺ مدینہ میں کئی برس مقیم رہے اور آپ ہر سال قربانی کرتے تھے۔

پس ثابت ہوا کہ عید کی قربانی کا تعلق حج سے یا عازمین حج و حجاج سے نہیں۔

اب رہا یہ مسئلہ کہ آیا قربانی اس وقت کی جائے جب مکہ مکرمہ میں لوگ حج کر چکیں اور مکی کیلنڈر و توقیت کے مطابق پوری دنیا میں قربانیاں کی جائیں یا ہر ملک کے لوگ اپنے اپنے ملک کی توقیت اور چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے قربانی کریں، تو اس سلسلہ میں عرض ہے کہ حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت تک اسلامی حدود خاصی وسیع ہو چکی تھیں اور بعد کے ادوار میں اسلامی سرحدیں ایشیاء، یورپ اور افریقہ کا احاطہ کرتی نظر آتی ہیں۔ پورے اسلامی دور میں ہمیشہ سے یہ دستور رہا اور اس کو فقہاء نے بیان کیا کہ جس طرح عیدالفطر اور رمضان کے روزے ہر ملک کے لوگ اپنی رویت (چاند دیکھنے) کے مطابق کریں گے ایسے ہی قربانی بھی ہر ملک اور خطے کی اپنی رویت کے مطابق دس ذوالحجہ کو کریں گے اور اس پر امت کا عمل تواتر سے ثابت ہے۔ (ڈاکٹر نور احمد شاہتاز)